محمد زبیر ظہیر

ہم نئے عزم سے بنیاد سحر رکھتے ہیں

ماہنامہ ترجمان الحدیث پہلی بار نومبر ۱۹۶۹ء شعبان ۱۳۸۹ھ کو شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کی ادارت میں آسمان صحافت پر جلوہ گر ہوا اور ۱۹۸۷ء تک پابندی کے ساتھ علمی صدا اور جواں جذبے کو لے کر ذہنوں پر دستک دیتا رہا۔ اس عہد میں بڑے بڑے انقلاب آئے سیاسی' فکری اور تہذیبی مگر یہ انقلابات و تغیرات اس مجلے کے مقاصد پر اثر انداز نہ ہو سکے اور نہ ہی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اس قلم کو خرید سکی۔

ترجمان دین حنیف کا علمبردار' اسلامی ثقافت و نظام کا داعی' سلفی عقائد کا نقیب' روحانی اقدار کا پیامبر اور طاغوتی طاقتوں اور الحادی قوتوں پر ضرب کاری جیسے مقاصد کی تکمیل کرتے ہوئے ایوان باطل کا دروازہ کھٹکھٹاتا رہا اور "افضل الجهاد كلمة حق عند كل سلطان جائر" کی صدا سے حکمران وقت کو بیدار کرتا رہا۔

مگر افسوس! سفاک ہاتھوں نے مدیر اعلیٰ ترجمان کو ان ایام میں ہمارے ہاتھوں سے اچک لیا۔ جب کہ اپنی حیثیت پاکستان اور بیرون پاکستان منوا چکا تھا۔

علامہ ہی کے ایک پسندیدہ شعر کی زبان میں۔

حفیظ اہل زبان کب مانتے ہیں
بڑے زور سے منوایا گیا ہوں

سانحہ لاہور نے جہاں ہماری متاع گرانمایا چھین لی۔ وہاں ترجمان بھی تعطل کا شکار ہو گا۔ پھربانی ترجمان الحدیث کے اس پیرائے کو "کہ اہل عزائم بے چینیوں اور مایوسیوں کے گھٹاٹوپ اندھیاروں میں بھی دامان آس کو ہاتھ سے نہیں چھوڑتے اور تیرہ و تاریک بستیوں کو ایمان و ایقان کی مشعلوں سے فروزاں کرنے کی کوشش میں مشغول رہتے ہیں۔ باد سموم کے تند و تیز جھونکے ان کی دل شکستگی و دل گرفتگی کا نہیں بلکہ جلاوت و مردانگی کا سبب بن جاتے ہیں۔"

دل بیکراں کی تسکین اور اکھڑے قدموں کو استقلال و استقامت بخشنے کے لئے راہنمائی لیتے ہوئے مارچ اپریل ۸۸ء میں پروفیسر ساجد میر کی ادارت میں ترجمان نے نئے صحافتی دور کا آغاز جلیل القدر شہداء اکرام کے مبارک تذکرے سے کیا۔

۱۹۹۱ء میں ترجمان الحدیث جامعہ سلفیہ کے سپرد کیا گیا تاکہ یہ مجلہ اسی روانی قلم اور صدائے مجاہدانہ کے ساتھ منظر عام پر آئے۔ جس طرح بانی ترجمان کے وقت میں علمی و ادبی پیاس بجھاتا تھا۔ اس صحافتی دور کا آغاز میاں فضل حق مرحوم کی سرپرستی' پروفیسر ساجد میر کی نگرانی اور مولانا مفتی عبدہ الفلاح کی ادارت میں ہوا مگر مولانا خرابی صحت کی وجہ سے وقت صرف نہ کر سکے تو یہ ذمہ داری پروفیسر محمد یسین ظفر پرنسپل جامعہ سلفیہ کو سونپی گئی اور میاں فضل حق مرحوم کے داغ مفارقت کے بعد ان کے صاحبزادے میاں نعیم الرحمان طاہر کی سرپرستی میں ترجمان اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے جاری و ساری تھا کہ فیصلہ کیا گیا کہ ترجمان الحدیث ظاہر و باطن کی تبدیلی' وسعت صفحات اور نئے جذبے و ولولے کے ساتھ اسلامی روایات کا سنگم بنے ہوئے منظر عام پر آئے۔ جس سلسلے میں حافظ احمد شاکر' مولانا محمد اسحاق بھٹی' حافظ اصلاح الدین یوسف' مولانا علیم ناصری' مولانا محمود غضنفر اور دیگر جماعتی اہل قلم سے رابطہ کیا۔ انہوں نے مفید مشوروں سے نوازا اور توجہ طلب امور کی طرف نشاندہی بھی فرمائی۔ اللہ ان بزرگوں کے علم و عمل میں برکت فرمائے اور مشکلات و مصائب سے نجات دے۔ آمین

اب ترجمان الحدیث ظاہر و باطن کی تبدیلی کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس میں جو خوبی نظر آئے اس کو میرے رفقاء کی صلاحیتوں کا ثمر جانئے گا البتہ تمام تر خامیاں میری سستی و کوتاہی کا نتیجہ ہے۔ آپ اپنے مفید مشوروں سے نوازیئے انشاء اللہ تعمیل ارشا ہو گا۔